اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

# ”خاتونِ جنّت اور اُمّھاتُ المؤمنین کے واقعات“

## حکایت(01): ”پہلے رونے لگیں پھر ہنسنے لگیں“

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کہتی ہیں : ایک مرتبہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی (یعنی بیٹی) خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کو بلایا اور کان میں کوئی بات فرمائی وہ بات سن کر خاتونِ جنّت رونے لگیں، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کان میں کوئی دوسری بات فرمائی تو اب خاتونِ جنّت ہنسنے لگیں، حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: میں نے (حضرت) فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) سے کہا: آپ کے بابا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کے کان میں کیا فرمایا جو آپ روئیں اور دوسری بار کیا فرمایا جو آپ ہنسیں؟ خاتونِ جنّت نے کہا: میرے بابا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پہلی بار اپنی وفاتِ ظاہری کے بارے میں بتایا (کہ اب میں دنیا سے جانے والا ہوں) تو میں روئی اور دوسری بار فرمایا کہ گھر والوں میں سے سب سے پہلے میں (یعنی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے ملوں گی (کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے انتقال کے بعد، گھر والوں میں سے سب سے پہلے میرا انتقال ہوگا)، تو میں ہنسنے لگی۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب المناقب، ص۹۲۰، الحدیث:۳۶۲۶،۳۶۲۵ ملتقطاً)

**اس حدیثِ مُبارک سے پتا چلا کہ** ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنی شہزادی سے اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کو اپنے بابا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت محبّت تھی۔ **اور یہ بھی پتا چلا کہ** اللہ پاک کے دیے ہوئے علم سے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آنے والے وقت میں ہونے والی باتوں کو بھی جانتے ہیں۔

### تَعَارُف(Introduction):

**جنّتی صحابیہ، بنتِ مُصطفٰی، خواتینِ جنّت کی سردار، فاطمۃُ الزّہرۃ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا **خاتَمُ النَّبِیِّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زِیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں

www.farzuloom.net

(اَلْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ مع شَرحُ الزُّرقانی، ج۴، ص ۳۳۱)۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اس (یعنی میری بیٹی) کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کیونکہ اللہ پاک نے اِس کو اور اس سے محبّت کرنے والوں کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔(کَنزُ العُمّال، کتاب الفضائل، ج۱۲، ص۵۰، الحدیث:۳۴۲۲۲) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھیں لہٰذا "بتُول" لقب(title) ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے جسم سے جنّت کی خوشبو آتی تھی، اِس لئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا لقب "زہراء "یعنی کلی ہوا( پھول نکلنے سے پہلے، چھوٹی سی کَلی ہوتا ہے ، بعد میں وہی کَلی خوبصورت پھول بن جاتی ہے)۔(مِراٰۃُ الْمَناجِیح، کتاب المناقب، ج۸، ص۴۵۲، نعیمی کتب خانہ، مُلخصاً)

**خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان:**

{1} آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سر سے پاؤں تک حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے ملتی جُلتی تھیں {2} حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طرح چلتی تھیں {3} حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو آتا دیکھتے تو خوشی سے کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ بٹھا لیتے {4} حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنی شہزادی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو جنّتی لوگوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہونے کی خوشخبری(good news) دی ۔(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل، ج۸، ص۴۵۳ تا ۴۵۵)

---

## حکایت(02): "جنّت کا پھل"

ہماری پیاری امّی جان، اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ایک دن پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے جنّت کا پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس جنّت سے دو (2) سیب لے کر حاضر ہوگئے اور عرض کی: یارسول اللہ(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)! اللہ پاک فرماتا ہے: ایک(1) سیب آپ کھائیں اور دُوسرا (حضرت) خدیجہ کو کھلائیں پھر (حضرت) فاطمہ پیدا ہوں گی۔ تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے کہنے کے مطابق ایک سیب خود کھایا اور دوسرا ($2^{nd}$) حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو

کھلایا۔جب حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنہا پیدا ہوئیں تو ساری فضا(یعنی ہوا) آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کے چہرے (یعنی منہ) شریف کے نور (یعنی روشنی) سے نور والی ہو گئی۔

نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جب جنّت اور اس کی نعمتوں کا شوق ہوتا تو اپنی چھوٹی سی شہزادی حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کو چوم لیتے اور ان کی پاک خوشبو کو سونگھتے اور فرماتے: فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٌ یعنی فاطمہ تو انسانی حُور ہے۔(الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، ص ۲۷۴ ملخصًا)

**اس حدیث مُبارک سے پتا چلا کہ** اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت ہی پیارا خاندان دیا ہے۔ ہمیں سب اُمہات المؤمنین، اولادِ پاک اور سب اہلِ بیت (آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھر والوں) سے محبّت کرنی چاہیے۔

## تعَارُف (Introduction):

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ** رَضِیَ اللہُ عَنہا کے بارے میں حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنہا فرماتی ہیں کہ **خاتَمُ النَّبِیِّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا (اور مجھے نہ مانا) اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھوٹا کہہ رہے تھے اس وقت انہوں نے میری باتوں کو سچّا کہا اور جس وقت کوئی شخص مجھے کچھ دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں سے اللہ پاک نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، ج۴، ص ۳۶۳)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تمام اولاد حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنہا سے ہوئی۔ مگر حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنہُ حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہُ عَنہا سے پیدا ہوئے۔ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنہا سے دو (2) شہزادے حضرت قاسم رَضِیَ اللہُ عَنہُ اور حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ ہوئے اور شہزادیاں حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنہا، حضرت رقیہ رَضِیَ اللہُ عَنہا، حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنہا اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنہا ہوئیں۔

(اسد الغابۃ، کتاب النساء، خدیجۃ بنت خولید، ج ۷، ص ۹۱)

www.farzuloom.net

**اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان:**

ایک مرتبہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ پاک کے رسول! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے پاس حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا دستر خوان لا رہی ہیں جس میں کھانا پانی ہے جب وہ لائیں تو اِن کو اِن کے ربّ کا سلام پہنچائیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، الحدیث ۲۴۳۲، ص ۱۳۲۲)

---

## حکایت (03): "پیاری امّی جان کا ہار (necklace)"

ایک جگہ سے مسلمانوں کا قافلہ مدینہ پاک واپس آ رہا تھا کہ راستے میں کہیں رُکا، تو اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کسی ضرورت سے کونے (corner) میں تشریف لے گئیں، وہاں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا ہار (necklace) ٹوٹ گیا تو آپ اُسے ڈھونڈنے لگیں۔ دوسری طرف قافلے والے یہ سمجھے کہ سب لوگ پورے ہیں اور وہاں سے قافلہ چل پڑا۔ جب حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا واپس تشریف لائیں تو اس خیال سے وہیں بیٹھ گئیں کہ مجھے ڈھونڈنے کے لئے قافلہ ضرور واپس آئے گا۔ پہلے عام طور پر یہی ہوتا تھا کہ قافلے کے پیچھے گری ہوئی چیز اُٹھانے کے لئے کسی آدمی کی ذمہ داری (responsibility) لگائی جاتی تھی۔ اس قافلے میں یہ کام حضرت صفوان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تھا۔ جب وہ اس جگہ پر آئے اور اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بلند آواز (loud) سے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (ترجمہ: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)" کہا۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا پردے میں تھیں۔ انہوں نے اپنی اُونٹنی بٹھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو اس پر بٹھا دیا اور خود اونٹ کو لے کر پیدل چلتے رہے اور قافلے والوں کے پاس پہنچ گئے۔ اس وقت منافقین (یعنی وہ کافر جو کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے مگر دل سے ایمان (believe) نہیں لائے تھے، غیر مسلم ہی تھے، ان لوگوں) نے غلط باتیں پھیلائیں۔ دوسری طرف اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیمار ہو گئی تھیں اور ایک مہینے تک بیمار رہیں تو انہیں کسی بات کا پتا نہیں چلا کہ اُن کے بارے میں منافقین کیا کہہ رہے ہیں۔ ایک دن اُن کو پتا چل گیا تو آپ اور زیادہ بیمار ہو گئیں۔ اس وقت پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر وحی نازل

ہوئی(یعنی اللہ پاک کا پیغام(message) آیا) اور اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی پاکی میں قرآنِ پاک کی آیتیں اُتریں اور مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے منبر شریف (یعنی ایسی سیڑھیاں، جن پر امام صاحب کھڑے ہو کر جمعے کے دن عربی میں ایک قسم کا بیان کرتے ہیں) پر کھڑے ہو کر فرمایا: میں اپنے اہل (یعنی گھر والوں) کے بارے میں بھلائی (goodness) کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۳/۶۱، الحدیث: ۴۱۴۱)

حضرت علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ ایک جوں(lice) کا خون لگنے سے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو نعلین (یعنی مُبارک چپل) اتارنے کا حکم دیا تو جب اللہ پاک آپ کی نعلین شریف (یعنی چپل مُبارک) پر اتنی سی (بُری) چیز کو پسند نہیں فرماتا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اہل (یعنی گھر والوں) میں غلط چیزوں کو رکھے۔ (مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۱۲، ص ۷۷۲، ملخصاً)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح لکھتے ہیں: اللہ پاک نے قرآن کریم میں سترہ(17) آیتیں حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا کی پاکی میں نازل فرمائیں جو قیامت تک مسجدوں میں، محفلوں میں تلاوت کی جائیں گی۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۹، ص ۱۰۸ ملخصاً)

**احادیثِ مُبارکہ میں موجود واقعے اور قرآن کی آیتوں کے نازل ہونے سے ہمیں یہ درس(lesson) ملا کہ**

اُمّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی بہت بڑی شان ہے کہ جب ہماری پیاری امّی جان پر لوگوں نے اعتراض (objection) کیا(باتیں بنائیں) تو اللہ پاک نے قرآنی آیتوں میں اس کا جواب دیا۔ **یاد رہے!** حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا پر تہمت یعنی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی پاکدامنی پر بے شرمی کے الزام لگانے والا یقیناً کافر ہے۔ (بہار شریعت ح ۱، ص ۲۶۱ ملخصاً)

**تعارُف(Introduction):**

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ عائشہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم تین(3) راتیں مجھے خواب میں دکھائی گئیں ایک

(1) فرشتہ تمہیں (یعنی تمہاری صورت) ریشم کے (خوبصورت کپڑے کا) ایک ٹکڑے میں لے کر آیا اور اس نے کہا: یہ آپ کی زوجہ ہیں (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) ان کا چہرہ کھولئے۔ پس میں نے دیکھا تو وہ تم تھیں میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ پاک کی طرف سے ہے تو وہ اِسے پورا کرے گا۔

(صحیح مسلم، الحدیث ۲۴۳۸، ص ۱۳۲۴ مع سنن الترمذی، الحدیث ۳۹۰۶، ج ۵، ص ۴۷۰)

حضرت ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہمیں کسی حدیث (پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان) کے بارے میں کوئی مشکل ہوتی (یعنی فرمان سمجھ نہ آتا) تو ہم حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے پوچھتے اور وہ اس کے بارے میں بتادیتیں (یعنی سمجھادیتیں)۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، الحدیث: ۳۹۰۸، ج ۵، ص ۴۷۱)

**اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان:**

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی فاطمۃ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) سے فرمایا: اے فاطمہ! رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جس سے میں محبّت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبّت کروگی؟ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے عرض کیا: ضرور یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں محبّت رکھوں گی۔ اس پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے محبّت رکھو۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، الحدیث ۲۴۴۲، ص ۱۳۲۵)

---

## حکایت (04): "باتوں میں بھی امانت ہوتی ہے"

حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی شہزادی حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے نکاح کے لئے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہا مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، اس کے بعد حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں! اس پر ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی خاموش رہے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگا۔ اس بات کے کچھ دن بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرتِ حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے نکاح کا پیغام (message) دیا اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ

عَنْہُ نے حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا نکاح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کردیا۔ پھر حضرتِ ابوبکر صدیق نے حضرت عمر سے فرمایا کہ شاید آپ اس وقت مجھ سے ناراض ہوگئے تھے جب آپ نے مجھے نکاح کا کہا تھا اور میں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: جی۔ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے پتا تھا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو یاد فرمایا ہے اور میں نے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے راز کی بات (secret) کو چھپائے رکھا۔ اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم انہیں قبول نہ فرماتے تو میں قبول کرلیتا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد،، ج۸، ص۶۵، ملخصًا)

**اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ** کسی کی راز کی بات (secret) دوسرے کو نہیں بتانی چاہیے۔

## تعارُف (Introduction):

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ حفصہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، امیرُ المومنین حضرتِ عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بیٹی تھیں اور مزاج و عقلمندی (wisdom) میں بھی اُن کی طرح کی تھی، نفلی روزے بہت رکھتیں، قرآن کریم کی تلاوت اور دیگر عبادات بہت کرتیں۔ عبادت کے ساتھ ساتھ انہیں دین کے مسئلوں اور حدیث شریف کا بھی بہت علم تھا۔ (سیرت مصطفیٰ، ص ۶۶۳، ملخصًا)

## اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان:

ایک مرتبہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے **خاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: (حضرت حفصہ) راتوں کو عبادت کرنے والی، بہت روزے رکھنے والی اور جنّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث ۳۰۶، ج ۲۳، ص ۱۸۸) ہماری پیاری امّی جان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا انتقال حضرتِ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے زمانے میں ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۴)

---

www.farzuloom.net

## حکایت(05): "پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بدن کا ادب"

ایک جگہ سے واپسی پر ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے پیر مبارک سواری(ride) پر رکھے تا کہ حضرتِ صفیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے قدموں کو حضور اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ران(thigh) پر رکھ کر سواری پر بیٹھ جائیں۔ حضرتِ صفیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنے پیر کی جگہ، اپنی ران(thigh) کو حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ران پر رکھا اور سواری کے اوپر بیٹھ گئیں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ج۸، ص۹۶)

**اس حدیث شریف سے معلوم ہوا** کہ کسی شخص کا کتنا ہی بڑا مقام ہو مگر اُس پر بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ادب لازم اور ضروری ہے۔

### تعارُف(Introduction):

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ صفیہ** رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کا تعلُّق(relation) بنی اسرائیل (یعنی حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم) سے تھا اور یہ (حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی) حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے ہیں۔ (المواہب اللدنیۃ، ج۱، ص۴۱۲)

ہماری پیاری امّی جان، حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا جنگِ خیبر کے قیدیوں(prisoners) میں آئیں۔ یہ دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حصّہ میں آئیں لوگوں نے کہا وہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں، سردار کی بیٹی بھی ہیں لہٰذا مناسب یہی ہے، کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ہوں۔ پھر **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں خرید کر آزاد فرمادیا اور نکاح فرمالیا۔ (مدارج النبوت، قسم سوم، ج۲، ص۲۴۹)

### اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان:

حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا دل خوش کرنے کے لیے، ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم ایک نبی (حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام) کی اولاد میں ہو اور تمہارے چچاؤں میں بھی ایک نبی (حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں اور تم ایک نبی کی بیوی بھی ہو یعنی میری بیوی ہو۔ (تفسیر صاوی، ج۵، ص۱۴۹۴، پ۲۶، الحجرات: ۱۱)

www.farzuloom.net

-----------------------------------

## حکایت(06): "اللہ پاک سے مشورہ"

ہماری پیاری امّی جان، اُمّ المؤمنین، حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس حضرت زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے اور کہا کہ تمہیں خوشی (یعنی مُبارک) ہو کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تمہارے لیے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے کہا: میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ میں اپنے ربّ (یعنی اللہ پاک) سے مشورہ نہ کرلوں۔ پھر وہ اٹھیں اور اپنی نماز کی جگہ پر گئیں اور سجدہ کرکے اللہ پاک سے عرض کیا: اے اللہ! تیرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے چاہا ہے اگر میں ان کے لائق (یعنی قابل) ہوں تو تو مجھے اُن کے نکاح میں دے دے۔ اسی وقت اُن کی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ(Translation): ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا (ترجمہ کنز العرفان)(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۷) پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کون ہے جو زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس جائے اور انہیں خوشخبری دے کہ اللہ پاک نے ان کو میرے نکاح میں دے دیا ہے؟ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خادمہ حضرت سلمٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھاگتی ہوئی گئیں اور حضرتِ زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو یہ خوشخبری (good news) سُنادی۔ یہ بات سنتے ہی حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنے زیورات (jewelry) اُتار کر حضرت سلمٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو تحفے (gift) میں دے دیئے اور شکرانے کا سجدہ کیا پھر دو(2) مہینے روزے سے رہنے کی نذر مانی (یعنی اپنے اوپر لازم کیا کہ وہ دو مہینے روزے رکھیں گی)۔ (مدارج النبوۃ، قسم پنجم، ج ۲، ص ۴۷۷)

**اس حدیثِ مُبارک سے پتا چلا کہ** حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ادب بہت ضروری ہے۔ صحابیہ کو بھی خوف (یعنی ڈر) تھا کہ کیا میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نکاح میں آکر ان کا ادب کر سکتی ہوں یا نہیں؟ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت (یعنی تعلق) رکھنے والی ہر چیز (مثلاً آپ کے فرمان، سنّت، مدینے پاک) کا بہت زیادہ ادب (respect) کریں۔

**تعارُف(Introduction):**

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ زَیْنَب بنت جحش** رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کا نام بَرّہ تھا۔ **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کا نام بدل کر زینب رَضِیَ اللهُ عَنْهَا رکھا۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۷۵) بُرّہ کے معنیٰ ہے نیک اور پرہیز گار، اپنے منہ سے اپنے آپ کو نیک کہنا یا اس طرح کے نام رکھنا، پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کو پسند نہ تھا۔ اس وجہ سے اُمّ المؤمنین کا نام بدل دیا۔

ایک مرتبہ حضرت زینب رَضِیَ اللهُ عَنْهَا نے حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم سے عرض کیا: مجھے چند فضیلتیں (اچھی چیزیں) ایسی ملی ہیں جو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کی کسی اور زوجہ (یعنی بیوی) کو نہیں ملیں۔ ایک یہ ہے کہ میرے جدّ (یعنی دادا وغیرہ) اور آپ کے جدّ ایک ہیں (یعنی اوپر سے خاندان ایک ہی ہے)، دوسرا یہ کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا تیسرا یہ کہ اس نکاح کے معاملے میں جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام گواہ(witness) تھے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۷۸)

**اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کی شان:**

اُمّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: میں نے کوئی عورت حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللهُ عَنْهَا سے زیادہ نیک کام کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی، رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے والی، اور اپنے آپ کو ہر عبادت کے کام میں مصروف(busy) رکھنے والی نہیں دیکھی۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۷۸)

ایک دن اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم (یعنی اُمھات المؤمنین رَضِیَ اللهُ عَنْهُنَّ) میں سے میری وہ زوجہ (یعنی بیوی) سب سے پہلے وفات پا کر مجھ سے ملے گی جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے۔ یہ سن کر سب نے ایک لکڑی سے اپنا ہاتھ ناپا(measure کیا) تو حضرت سودہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا لیکن جب حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے بعد اُمھات المؤمنین رَضِیَ اللهُ عَنْهُنَّ میں سے سب سے پہلے ہماری پیاری امّی جان، حضرت زینب بنت جحش رَضِیَ اللهُ عَنْهَا نے وفات پائی تو اس وقت لوگوں کو پتا چلا کہ ہاتھ لمبا ہونے سے مراد صدقہ زیادہ کرنے والی تھا۔ کیونکہ حضرت زینب رَضِیَ اللهُ عَنْهَا اپنے ہاتھ سے کچھ کام کرتی

تھیں اور اس سے آنے والی رقم فقیروں پر صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۴۷۶ تا ۴۷۸ وغیرہ)

---

## حکایت (07): "چار (4) کلمات"

حضرتِ جُوَیْرِیَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فجر کی نماز کے وقت میرے پاس سے تشریف لے گئے اور (سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد) چاشت کی نماز ادا فرمانے کے بعد تشریف لائے تو میں اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا: جب میں تمہیں یہاں چھوڑ کر گیا تھا تو کیا تم اُس وقت سے اِسی طرح بیٹھی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار (4) کلمات (یعنی چار جملے) تین (3) تین مرتبہ پڑھے ہیں، اگر انہیں تمہارے آج کے تمام ذکر کے ساتھ وزن (weight) کیا جائے تو میں نے جو پڑھا ہے، اُس کا وزن زیادہ ہو گا، وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (ترجمہ: اللہ پاک کے لیے پاکی اور حمد (یعنی تعریف) ہے، اللہ پاک کی مخلوق (all creatures) کی تعداد (number) کے برابر اور اللہ پاک کی رضا کے برابر اور اللہ پاک کے عرش کے برابر اور اللہ پاک کے کلمات (words) کی روشنائی (ink) کے برابر)۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۷۲۶، ص ۱۴۵۹ ملخصاً)

**یاد رہے!** اللہ پاک کی مخلوق کی تعداد، اللہ پاک ہی جانتا ہے اور جسے اللہ پاک اس کا علم دے، وہ جانتا ہے۔ اللہ پاک کی رضا، اللہ پاک کا عرش، اللہ پاک کے کلمات کی روشنائی بھی اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے اور جسے وہ اس کا علم دے، وہ جانتا ہے۔

**اس حدیثِ پاک اور سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ** سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ پڑھنے کا بہت ثواب ہے، ہمیں یہ تسبیح بھی پڑھنی چاہیے۔

**تعارُف (Introduction):**

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ جویریہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ **خاتَمُ النَّبِیّٖن،**

www.farzuloom.net

اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہونے سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ مدینہ پاک سے چاند چلتا ہوا میری گود میں آگیا، یہ خواب میں نے کسی کو نہیں بتایا اور میں خود اس خواب کا مطلب سمجھ گئی اور پھر ایسا ہی ہوا (کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے نکاح فرمالیا)۔

(مدارج النبوت، قسم ۵، ج ۲، ص ۴۸۰)

ہماری پیاری امّی جان، حضرتِ جویریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا پہلا نام بھی بَرَّۃ (نیکی کرنے والی) تھا، پیارے آقا، مدنی مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کا نام بدل کر جُوَیْرِیَہ رکھ دیا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے کہ کوئی یہ کہے "بَرَّہ کے پاس سے نکل آئے" (بَرَّہ کے معنی نیکی و احسان کے ہیں)۔ (مسلم، کتاب الآداب، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۱۴۰)

## اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان:

حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ میں جویریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سب سے زیادہ خیر (یعنی بھلائی) اور برکت والی ہیں۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، ج ۲، ص ۴۸۰ ملخصاً)

---

## حکایت (08): "نفلی حج سے منع کردیا"

ہماری پیاری امّی جان، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرض حج کرچکی تھیں۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے نفلی حج و عمرہ کے لئے عرض کی گئی تو فرمایا: میں فرض حج کرچکی ہوں۔ میرے ربّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ خدا کی قسم! اب میں نہیں بلکہ (میری موت کے بعد) میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ اس بات کو بتانے والے راوی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد زندگی کے آخری سانس تک آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا گھر سے باہر نہیں نکلیں۔ (تفسیر دُرّ منثور ج ۶ ص ۵۹۹)

**اس حکایت سے سیکھنے کو ملا کہ** اُمّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کے نزدیک پردے کی کتنی زیادہ اہمیّت (importance) تھی کہ آپ نفلی حج کے لیے بھی نہ جاتی تھیں لھذا ہمیں پردے پر شروع ہی سے توجّہ

(attention)دینی چاہیے۔ بچّوں اور بچّیوں کو شروع سے ہی الگ رہنا چاہیے۔ بچّیوں کو شروع سے ہی دوپٹے اور اسکارف(scarf)وغیرہ پہننے کی عادت بنانی چاہیے۔ سات(7)سال کی عمر سے ان باتوں کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور بچّیاں جب نو(9)سال کے ہو جائیں تو اب ہر طرح سے پردہ کروایا جائے کہ غیر محرم رشتہ داروں مثلاً خالہ زاد، ماموں زاد، پھُوپھی زاد، چچا زاد، تایازاد(ہر طرح کے cousin)، خالو، پھوپھا(uncles)، بہنوئی(یعنی بہن کے شوہر)بلکہ اپنے نامحرم(کہ جن سے پردہ لازم ہے)پیر و مرشِد اور پڑوسیوں سے بھی پردہ کرائیں۔ نو(9)سال کی بچّی کو اپنے والد صاحب کے ساتھ نہ سلائیں اور جب لڑکا دس(10)سال کا ہو جائے تو اس کو بھی الگ سلائیں بلکہ اپنے ہم عُمر(یعنی اپنی عمر کے)لڑکوں یا(اپنے سے بڑے)مَردوں کے ساتھ بھی نہیں سلانا چاہیے۔ لڑکوں کو مُمانی، چچی، تائی(aunts)، بھابھی(بھائی کی بیوی)وغیرہ سے بھی الگ رکھنا اور ان سے پردہ کروانا چاہیے۔

## تعارُف(Introduction):

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفٰی، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ سودہ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا مکّے شریف میں اُس وقت مسلمان ہو گئیں تھیں کہ جب اسلام کی دعوت کا سلسلہ نیا نیا شروع ہوا(newly started)تھا۔ (مدارج النبوت، ج۲، ص۴۶۷ ملخصاً) حضرتِ سودہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا جب حبشہ سے مکّہ شریف سے واپس تشریف لائیں تو خواب میں دیکھا کہ **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لائے اور قدم مبارک(یعنی پیر شریف)ان کی گردن(neck)پر رکھا۔ آپ نے اپنا یہ خواب، اپنے پہلے شوہر حضرت سکران رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر خواب ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے کہا تو میں بہت جلد وفات پا جاؤں گا اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے تمہارا نکاح ہو جائے گا۔ پھر کچھ دنوں بعد حضرت سکران رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ انتقال فرما گئے۔(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۶۷)

دوسری طرف حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم، حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کی وفات کے بعد سے اکیلے اکیلے سے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت خولہ بنت حکیم رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے عرض کی کہ آپ، سودہ سے نکاح فرما لیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ان کی بات مان لی اور حضرت سودہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا سے نکاح فرما لیا۔

(زرقانی جلد۳ص۲۲۹واکمال ص۵۹۹)

## اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کی شان:

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے درہموں (پیسوں) سے بھرا ہوا ایک تھیلا (bag) ہماری پیاری امّی جان، حضرت سودہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کو بھیجا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لانے والے نے بتایا کہ درہم (پیسے) ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے فرمایا کہ بھلا درہم کھجوروں کے تھیلے (bag) میں بھیجے جاتے ہیں یہ کہا اور اٹھ کر اسی وقت ان تمام درہموں (یعنی رقم) کو مدینے پاک کے فقیروں میں تقسیم کر دیا۔

(زرقانی جلد۳ص۲۲۹واکمال ص۵۹۹)

---

## حکایت (09): ”مہاجرین اور انصار“

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو مکّے کے غیر مسلموں نے بہت زیادہ تنگ کیا اور مسلمانوں کو بھی بہت تکلیفیں دیں پھر اللہ پاک نے مسلمانوں کو مکّے پاک سے مدینے شریف جانے کا حکم دیا تو ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ، حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو ساتھ لے کر مکّے پاک سے مدینہ شریف آ گئے اور مسلمانوں میں سے جس سے جس طرح ہو سکا، مدینے پاک پہنچے۔ جو مکّے سے آئے وہ مہاجر ہوئے اور جو مدینے میں پہلے سے تھے وہ انصار ہو گئے۔ انصار صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ نے مہاجرین صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ کا بہت ساتھ دیا۔ کسی انصاری نے اپنے مہاجر بھائی کو آدھا گھر دے دیا، کاروبار میں شریک (partner) کر لیا وغیرہ وغیرہ۔

غزوہ اُحد (ایک جنگ) سے جب واپس آ رہے تھے تو ابو سفیان (جو اب تک مسلمان نہ ہوئے تھے) کہنے لگے کہ اگلے سال (next year) بدر (کی جگہ) میں ہم تم سے جنگ کریں گے۔ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے ان کے جواب میں فرمایا: ”اِنۡ شَآءَ اللہ ! “ جب وہ وقت آیا اور ابو سفیان مکّے والوں کو لے کر جنگ کے لیے آئے تو اللہ پاک نے ان کے دل میں ڈر ڈالا اور انہوں نے واپس جانے کا ذہن بنا لیا۔ اب ابو سفیان کی

www.farzuloom.net

نُعَیم بن مسعود سے ملاقات ہوئی تو کہا کہ اگر تم مدینے جاؤ اور کسی طرح بھی مسلمانوں کو میدانِ جنگ میں آنے سے روک دو تو میں تمھیں دس(10)اونٹ دوں گا۔ نُعَیم نے مدینے شریف پہنچ کر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں تو اُن سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لئے جانا چاہتے ہو اور مکّے والے بہت بڑا لشکر(trop)لے کر آئے ہوئے ہیں۔ خدا کی قسم! تم میں سے ایک بھی زندہ واپس نہ آئے گا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ستر(70)صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو ساتھ لے کر "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ" پڑھتے ہوئے چلے گئے اور بدر میں پہنچے، وہاں آٹھ(8)دن رُکے، تجارت(trade)کا سامان ساتھ تھا اسے بیچا(sale کیا)، بہت فائدہ ہوا اور پھر سلامتی کے ساتھ مدینہ شریف واپس آئے۔(خازن،اٰل عمران، تحت الآیۃ:۱۷۲، ۱/ ۳۲۶-۳۲۵)

اسی سال ایک اور جنگ کے بعد انصار نے کہا کہ یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس جنگ میں جو مال ملا وہ سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہمارے مہاجر بھائیوں کو دے دیجیے ہم اس مال میں سے کوئی چیز نہیں لیں گے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے خوش ہو کر یہ دعا فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَآءَ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَآءَ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ۔ یعنی اے اللہ! انصار پر، اور انصار کے بچوں پر اور انصار کے بچوں کے بچوں پر رحم فرما۔(مدارج جلد ۲ ص ۱۴۸) اسی سال ہماری پیاری امّی جان، اُمّ المؤمنین، حضرت بی بی زینب بنت خزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کی وفات ہوئی۔(مدارج النبوت، قسم سوم، ج۲، ص ۱۴۹، ۱۵۰)

**حدیثوں میں موجود اس واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ** مسلمان مسلمان بھائی بھائی ہیں، چاہے وہ کسی ملک، کسی قوم، کسی شہر، کسی قبیلے(tribe)، کسی برادری(community)سے تعلق(belong)رکھتے ہوں، سب کے سب مکّی مدنی عربی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے غلام اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

**تعارُف(Introduction):**

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ زینب بنتِ خزیمہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا غریبوں، مسکینوں سے

بہت محبت کرتیں اور ان کی مدد بھی کرتیں۔ یہاں تک کہ جب آپ ایمان نہ لائی (یعنی مسلمان نہ) تھیں، اُس وقت بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو اُمُّ المساکین پکارا جاتا۔ اُمّہاتُ المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ میں حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے علاوہ صرف آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہی نے **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ظاہری زندگی میں انتقال کیا، اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں دفن (buried) فرمایا۔ (اُمّہات المؤمنین، ص۳۸ملخصاً) اُمّہاتُ المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ میں صرف آپ ہی کا جنازہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پڑھایا۔

**اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان:**

ہماری پیاری امّی جان، حضرتِ زینب بن خزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ان (نیک) عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی جانیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے ہبہ (یعنی گفٹ) کر دی تھیں۔ (مراۃ ج۵، ص۱۷۱، ملخصاً) ان کے بارے میں اللہ پاک نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی: ترجمہ (Translation): اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں۔ (ترجمہ کنزالعرفان) (پ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۱)

---

## حکایت (10): "سب سے بہتر"

ہماری پیاری امّی جان، اُمُّ المؤمنین حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں اپنے شوہر کے انتقال کے بعد وہ دعا کیا کرتی تھی جو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مسلمان کو مصیبت کے وقت پڑھنے کے لیے بتائی تھی۔ وہ دعا یہ ہے: **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا** (ترجمہ: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے (یعنی واپس ہونے) والے ہیں ط اے اللہ! مجھے اجر دے میری مصیبت میں اور میرے لئے اس سے بہتر عطا فرما)۔ اُمّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں کہتی تھی کہ ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے بہتر کون ہو گا؟ لیکن پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے پڑھنے کا فرمایا تھا تو میں پڑھا کرتی تھی۔

www.farzuloom.net

پھر اللہ پاک نے مجھے ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بہتر عطا فرما دیے اور وہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تھے۔
(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، ص۳۲۹، الحدیث:۹۱۸، مُلخصاً)

**اس حدیث شریف سے یہ درس (lesson) ملا** کہ مُصیبت پر شور کرنے کے جگہ اللہ پاک سے دعا کرنی چاہیے۔ اللہ پاک چاہے گا تو آسانیاں مل جائیں گی۔ **یاد رہے!** کسی کے انتقال پر آنسو آجانے اور رونے میں کوئی گناہ نہیں۔ البتہ میّت کی جو عادتیں تھیں، اُنہیں بڑھا چڑھا کر بیان کرنا، زور زور سے چلا کر رونا، شور مچانا یہ ناجائز اور گناہ ہے (بہارِ شریعت ج۱، ح۴، ص۸۵۴ ماخوذاً) اور کسی کے انتقال پر اللہ پاک کے فیصلوں (decisions) پر اعتراض (objection) کرنا جیسے اے اللہ تو نے میرے دوست کو کیوں لے لیا؟ ابھی تو یہ چھوٹا تھا یا جوان تھا ابھی تو اس نے اپنی یا اپنے بچوں کی شادی بھی نہیں کی تھی۔ اس طرح کے جملے کہنا بہت خطرناک ہے کہ اللہ پاک پر اعتراض (objection) کرنا، اُس کو ظالم (یعنی ظلم کرنے والا) سمجھنا یا کہنا یہ سب کُفر ہیں۔ اس طرح کے جملے کہنے سے بندے کا ایمان بھی چلا جاتا ہے (یعنی وہ مسلمان نہیں رہتا) اور زندگی کے تمام نیک اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔ (28 کفریہ کلمات، ص۲ ماخوذاً) **یاد رہے!** کسی کے کافر ہونے کا فیصلہ ہم نہیں کرسکتے، یہ علمائے کِرام کا کام ہے۔ کسی نے اس طرح کی کوئی بات بولی تو "دارالافتاء اہلسنّت" سے پوچھ لیجئے۔

**تَعَارُف (Introduction):**

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفٰی، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ اُمِّ سلمہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو، آپ کے شوہر ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اپنی اپنی طرف سے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے ان کے پیغام کو قبول (accept) نہ فرمایا پھر جب **خاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے نکاح کا پیغام آیا تو کہا: "**مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللہ**" (یعنی اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو خوش آمدید welcome)۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۷۵) اُمّ المؤمنین حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا انتقال اُمّہات المؤمنین میں سے سب سے آخر میں ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن (buried) کیا گیا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۷۵)

www.farzuloom.net

**اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان:**

امامُ الحرمین کا بیان ہے کہ میں حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے علاوہ کسی عورت کو نہیں جانتا کہ اُن کی رائے (یعنی مشورہ) ہمیشہ درست ہو۔ صلح حدیبیہ کے دن جب (کافروں نے مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا، تو) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اپنی اپنی قربانیاں کر کے سب لوگ احرام کھول دیں (یعنی عمرے والے جو لباس پہنے ہیں وہ اتار کر دوسرے لباس پہن لیں) اور بغیر عمرہ کئے سب لوگ مدینے شریف واپس چلے جائیں کیونکہ اسی شرط (condition) پر صلح (reconciliation with each other) ہوئی ہے۔ تو لوگ قربانی نہیں کر رہے تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پریشان ہو گئے تو حضرت بی بی اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے یہ مشورہ دیا کہ یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) آپ کسی سے کچھ بھی نہ فرمائیں اور خود اپنی قربانی ذبح کر کے اپنا احرام اتار کر دوسرا لباس پہن لیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایسا ہی کیا، جب لوگوں نے دیکھا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے احرام کھول دیا ہے تو سب نے اپنی اپنی قربانیاں کر کے احرام اتار کر کپڑے بدل لیے اور سب لوگ مدینہ شریف واپس چلے گئے۔ (زرقانی جلد ۳ ص ۲۳۸ تا ۲۴۲ و اکمال و حاشیۂ اکمال ص ۵۹۹ ملخصاً)

**حدیث شریف کی سب سے اہم کتاب "بخاری شریف" میں موجود ہے کہ** آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چند بال مبارک حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس تھے، جب کوئی شخص بیمار ہوتا تھا تو ایک برتن میں پانی بھر کر بھیج دیتا تھا۔ ہماری پیاری امّی جان اُس پانی میں ان مبارک بالوں کو دھو کر واپس کر دیا کرتیں تھیں۔ بیمار آدمی شفا حاصل کرنے کے لئے اس پانی کو پیتے تھے (یا اس سے غسل کر لیتے تھے اور بیماری ختم ہو جاتی تھی)۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب مایذکر فی الشیب، الحدیث ۵۸۹۶، ج ۴، ص ۷۶)

---

**حکایت (11):** **"پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بستر کا ادب"**

ہماری پیاری امّی جان، اُمُّ المؤمنین حضرتِ اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے والد ابوسفیان مدینے پاک میں اپنی بیٹی سے ملنے آئے اور بستر پر بیٹھنے لگے تو حضرتِ اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا نے بستر ہٹادیا اور فرمایا یہ اللہ پاک کے پاک رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا پاک بستر ہے اور آپ شرک (1) کی وجہ سے ناپاک ہیں، اس لیے آپ اس بستر پر نہیں بیٹھ سکتے۔ ابوسفیان اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرتِ ابوسفیان ایمان لاکر صحابی بن گئے رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اور آپ کے بیٹے اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے بھائی، حضرتِ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ہیں کہ جو وحی لکھا کرتے تھے۔ حضرت ہند رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا اِن کی والدہ اور حضرتِ ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی بیوی اور صحابیہ ہیں۔ یوں یہ خاندان صحابہ اور صحابیات کا خاندان ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ۔

**اس سچی حکایت سے پتا چلا کہ** حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ادب والدین اور دنیا کے ہر شخص سے زیادہ ہے۔

## تعارف (Introduction):

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ اُمّ حبیبہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا شروع ہی میں مسلمان ہوگئی تھیں۔ (الطبقات الکبری لابن سعد، ج۸، ص۷۶) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے "یااُمّ المؤمنین" کہہ رہاہے، تو میں سمجھ گئی کہ **خاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم مجھ سے نکاح فرمائیں گے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ج۸، ص۷۷)

## اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کی شان:

ہماری پیاری امّی جان، اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرتِ عائشہ اور حضرتِ اُمّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے کہا کہ مجھے وہ باتیں معاف کردو جو ایک شوہر کی بیویوں کے درمیان ہوجاتی ہیں۔ انہوں نے کہا اللہ پاک آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو معاف فرمائے ہم نے بھی معاف کیا۔ اُمُّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا نے کہا اللہ پاک تمہیں خوش رکھے تم نے مجھے خوش کردیا۔

---

(6) topic number:111,114 میں شرک کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

www.farzuloom.net

(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۸۱)

---

## حکایت(12): "کُتّے گھروں میں نہ رکھیں"

ہماری پیاری امّی جان، اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کہتی ہیں کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ایک دن صبح کو پریشان تھے اور یہ فرمایا کہ: جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام نے آج رات میں ملاقات کا وعدہ کیا تھا مگر وہ میرے پاس نہیں آئے۔ اللہ کی قسم اُنھوں نے وعدہ خلافی نہیں کی (یعنی اُن کے نہ آنے کی کوئی وجہ ہے)۔ اس کے بعد حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو خیال ہوا کہ خیمے (مکان وغیرہ) کے نیچے کُتے کا ایک بچہ ہے، اُسے نکالنے کا حکم دیا۔ پھر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اُس جگہ کو دھویا۔ شام کو جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام آئے، تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کل رات آپ نے ملاقات کا وعدہ کیا تھا، پھر کیوں نہیں آئے؟ عرض کی، ہم اُس گھر میں نہیں آتے جس میں کُتا اور تصویر ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، الحدیث: ۸۲-(۲۱۰۵)، ص۱۱۶۵)

**اس حدیثِ مُبارک اور سچے واقعے سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا** کہ گھروں میں شوقیہ (بغیر ضرورت کے) کتے نہیں رکھنے چاہئیں۔ حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بعض بچے کتوں کے بچوں کو شوقیہ (کھیلنے وغیرہ کے لیے) پالتے اور گھروں میں لاتے ہیں ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو اس سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو سختی کریں۔ (جنتی زیور، ص۴۴۱) کتے سے مراد بغیر ضرورت صرف شوق کے لیے پالا ہوا کتا ہے (مراۃ جلد۱، ص۳۴۹ مُلخصاً) حفاظت (security) کے کتے کا یہ حکم نہیں (مراۃ جلد۵، ص۷۸۸) یعنی حفاظت (security) کے لیے کتے رکھ سکتے ہیں مگر شوقیہ نہیں رکھ سکتے۔ **یہ بھی یاد رہے کہ!** صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنۡھُم اور اُمّہات المؤمنین رَضِیَ اللہ عَنۡھُنَّ کا زمانہ (age)، تربیت (training) کا زمانہ تھا، اس میں شرعی حکم آہستہ آہستہ بتائے جارہے تھے۔ جب انہیں کوئی نیا شرعی حکم یا نیا دینی مسئلہ بتایا جاتا تو فوراً اُس پر عمل کرتے۔

www.farzuloom.net

تصویر سے مراد جاندار(مثلاً انسان یا جانور) کی تصویریں ہیں جو شوقیہ بلاضرورت ہوں اور احترام(respect) سے رکھی جائیں لہذا نوٹ، روپیہ، پیسہ کی تصاویر اور وہ تصویریں جو زمین پر ہوں اور پاؤں میں آئیں، ان کی وجہ سے فرشتے آنے سے نہیں رُکتے۔ بچوں کی گڑیاں رکھنا اور بچوں کا ان سے کھیلنا جائز ہے(مراۃ جلد ٦، ص ٣٣٠ مُلخصاً) **اہم بات!** ٹی وی پر نظر آنے والا انسان، تصویر نہیں بلکہ عکس(یعنی سایہ shadow) ہے۔ جس طرح آئینے (mirror) میں نظر آنے والا عکس تصویر نہیں، پانی پر اور چمکدار چیز مثلا اسٹیل(steel) اور پالش کئے ہوئے ماربل(marble) پر بننے والا عکس تصویر نہیں۔ اسی طرح شعاعوں(rays) سے بننے والے عکس کو تصویر نہیں کہہ سکتے۔(ٹی وی اور مووی ص ٢٦ ماخوذاً)

### تعارُف(Introduction):

**جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفٰی، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ میمونہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو جب **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ المُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طرف سے نکاح کا پیغام ملا تو اُس وقت وہ اونٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: اونٹ اور جو اس پر ہے اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے ہے۔(التفسیر القرطبی، الجزء الرابع عشر، الاحزاب: ٥٠، ج ٧، ص ١٥٤) مکّہ مکرّمہ سے باہر مدینہ روڈ پر "نَوارِیہ" کے قریب آپ کا مزار شریف آج بھی موجود ہے۔ یہ مزار مبارک سڑک کے بیچ میں ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ سڑک کی تعمیر(construction) کیلئے اِس مزار شریف کو شہید کرنے کی کوشش کی گئی تو ٹریکٹر(tractor) اُلٹ جاتا تھا، لھذا اس کے چاروں طرف دیوار بنادی گئی۔ ہماری پیاری امّی جان مَیمُونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان مرحبا! (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات ص ٢٤٥، ٢٤٤ مُلخصاً)

### اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان:

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہم میں سب سے زیادہ اللہ پاک سے ڈرنے والی اور صلۂ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کرنے والی تھیں۔

(مستدرک، ج ٥، ص ٤٢، حدیث: ٦٨٧٨)

---

www.farzuloom.net